سورۃ بقرۃ اور اس کی آخری دو آیات کی فضیلت

(ابواُمامہ نوید احمد بشار.......مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم)

گائے کا ذکر ہونے کے سبب اس سورت کا نام ''بقرۃ'' ہے۔ جہاں یہ سورت احکام و مسائل سے بھرپور ہے، وہاں اس کی تلاوت بے پناہ خیر و بھلائی کا مجموعہ ہے۔ گھروں میں سکون کے طالب حضرات ضرور اس کی تلاوت معمول بنائیں، ہر طرح کی پریشانیوں کے لیے آزمودہ وظیفہ بھی ہے اور سب سے اہم بات، کوثر و تسنیم سے دُھلی سیدنا محمد کریم ﷺ کی زبان نبوت سے اسے بطور وظیفہ تعلیم دیا گیا ہے۔ آج کل ہر کوئی یہ شکایت کرتا دکھائی دیتا ہے کہ گھر میں شیطانی اثرات ہیں، گھر آسیب زدہ ہے۔ گھر میں برکت نہیں ہے۔ چین و سکون نہیں ہے تو آیئے: اپنے گھروں میں سکون کا محمدی وظیفہ شروع کیجیے اور یقینی طور پر اس کے فوائد و ثمرات حاصل کیجیے اور اسے یقین کامل سے تلاوت کیجیے۔

1. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِيهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ'

''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، جس گھر میں سورت بقرہ تلاوت کی جاتی ہے۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم:780)

2. سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ لوگوں میں سب سے اچھی آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ بیان کرتے ہیں:

'قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسٌ لِّیْ مَرْبُوْطٌ، وَيَحْيٰى ابْنِیْ مُضْطَجِعٌ قَرِيْبًا مِّنِّیْ، وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَالَتْ جَوْلَةً، فَقُمْتُ لَيْسَ لِیْ هَمٌّ إِلَّا يَحْيَى ابْنِیْ، فَسَكَنَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأْتُ، فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَقُمْتُ لَيْسَ لِیْ هَمٌّ إِلَّا ابْنِیْ، ثُمَّ قَرَأْتُ، فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ، فَإِذَا بِشَیْءٍ كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فِیْ مِثْلِ الْمَصَابِيْحِ مُقْبِلٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَالَنِیْ، فَسَكَتُّ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اقْرَأْ يَا أَبَا يَحْيٰى قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، وَلَيْسَ لِيْ هَمٌّ إِلَّا ابْنِيْ فَقَالَ :اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ:قَدْ قَرَأْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا كَهَيْئَةِ الظُّلَّةِ فِيْهَا مَصَابِيْحُ فَهَالَنِيْ فَقَالَ :ذٰلِکَ الْمَلَائِكَةُ، دَنَوْا لِصَوْتِکَ، وَلَوْ قَرَأْتَ حَتّٰى تُصْبِحَ لَأَصْبَحَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِمْ'

''میں ایک رات سورت بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ پاس ہی میرا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ میرا بیٹا یحیٰ جو کہ ابھی چھوٹا بچہ تھا، میرے قریب ہی لیٹا ہوا تھا۔ گھوڑے نے بِدکنا شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا مجھے صرف اپنے بیٹے یحیٰ کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے) تو گھوڑا (بِدکنے سے) رک گیا۔ پھر میں نے تلاوت شروع کی، گھوڑے نے پھر بدکنا شروع کر دیا، میں تلاوت سے رک گیا مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، پھر میں نے تلاوت شروع کی، گھوڑے نے پھر بدکنا شروع کر دیا، میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا۔ چراغ کی مثل کوئی چیز سایہ کی صورت میں دیکھی جو آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ جب صبح ہوئی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ابو یحیٰ! آپ پڑھتے رہتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، میرے گھوڑے نے بِدکنا شروع کر دیا، مجھے صرف اپنے بیٹے کا ڈر تھا۔ (کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پڑھتا رہا، تو میں نے اپنا سر اٹھایا، چراغ کی مثل کوئی چیز سایہ کی صورت میں دیکھی جو آسمان سے نیچے اتر رہی تھی۔ مجھے اس نے پریشان کر دیا، چنانچہ گھوڑا بھی رک گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو آپ کی آواز سننے کے لئے قریب ہو رہے تھے۔ اگر آپ صبح تک پڑھتے رہتے، صبح دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھتے۔''

(صحیح البخاری:5018، صحیح مسلم:796)

3 نیز بیان کرتے ہیں:

''يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيْنَمَا أَنَا أَقْرَأُ اللَّيْلَةَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ إِذْ سَمِعْتُ وَجْبَةً مِنْ خَلْفِيْ، فَظَنَنْتُ أَنَّ فَرَسِي انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اقْرَأْ يَا أَبَا عَتِيْكٍ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا مِثْلُ الْمِصْبَاحِ مُدَلًّى بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:اقْرَأْ يَا أَبَا عَتِيْكٍ، فَقَالَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تِلْکَ الْمَلَائِکَةُ نَزَلَتْ لِقِرَائَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، أَمَا إِنَّکَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ'

''یارسول اللہ ﷺ! آج رات میں سورت بقرہ کی تلاوت کرر ہا تھا،اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے کوئی آواز سنی، مجھے لگا کہ میرا گھوڑا دوڑ گیا ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ابوعتیق! آپ پڑھتے رہتے۔عرض کیا:(یارسول اللہ ﷺ!)اسی دوران میں نے دیکھا کہ آسمان وزمین کے درمیان چراغ نما کوئی چیز لٹک رہی ہے،رسول اللہ ﷺ اس وقت فرما رہے تھے: ابوعتیق! آپ پڑھتے رہتے،عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آگے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھ سکا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا:وہ دراصل فرشتے تھے جو کہ سورت بقرہ کے لیے اُتر رہے تھے،اگر آپ تلاوت جاری رکھتے تو آپ اس سے زیادہ حیران کن چیزیں دیکھتے۔''

(صحیح ابن حبان:779،وسندہٗ حسنٌ)

4 سیدنا ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا،رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے:

'اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ، وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ'

''قرآن پڑھا کرو،وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا،(خصوصاً)دو روشن سورتوں کی تلاوت کیا کرو،سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران۔یہ دونوں قیامت کے روز اس طرح آئیں گی،جیسے دو بادل یا دو سائبان ہیں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں،اپنے پڑھنے والوں کی وکالت کریں گی۔سورۃ البقرۃ (ضرور) پڑھا کرو،اس کا پڑھنا باعث برکت اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔'' **(صحیح مسلم:804)**

5 سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا،نبی کریم ﷺ فرمارہے تھے:

'يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَآلُ عِمْرَانَ ، وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ:

كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا'

''قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو روزِ قیامت لایا جائے گا، سورت بقرہ اور سورت آل عمران اس (قرآن کی سورتوں) کے آگے ہوں گی، گویا وہ سیاہ بادل ہیں یا دو سائبان ہیں، ان کے درمیان روشنی ہے، یا وہ پرندوں کے دو غول ہیں جو صفیں باندھے ہوئے اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔''

(صحیح مسلم:805)

5 سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ؛ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ .قَالَ :ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ:تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ؛ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ،وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقٰى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ .فَيَقُوْلُ لَهُ :هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَيَقُوْلُ :مَا أَعْرِفُكَ فَيَقُوْلُ:أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَّرَاءِ تِجَارَتِهٖ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَّرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهٖ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ:بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ:بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ .ثُمَّ يُقَالُ لَهُ:اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِيْ دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ، هَذًّا كَانَ، أَوْ تَرْتِيْلًا''

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سورت بقرہ سیکھو! اسے سیکھنا باعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ جادو اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لمحہ بھر خاموش رہے پھر فرمایا: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھو! یہ دونوں نور ہیں، قیامت کے روز یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر سایہ فگن ہو جائیں گی، جیسے بادل یا چھتری ہوں۔ یا پھر جیسے قطار باندھے

پرندوں کی ٹولیاں ہوں، قیامت کے روز جب قاری کی قبر شق ہوگی، تو قرآن مجید اس سے نحیف و نزار (یا اداس) آدمی کی شکل میں ملاقات کرے گا اور پوچھے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟، قاری جواب دے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔ جس نے گرمی میں تجھے پیاسا رکھا، راتوں کو جگایا، بے شک ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے تجارت کرتا ہے، آج تو ہر دوسری تجارت سے بے نیاز ہے، چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں بادشاہی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا، اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے، جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت حقیر ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے: یہ لباس ہمیں کس عمل کی وجہ سے پہنایا گیا ہے؟، انہیں بتایا جائے گا: تمہارے بیٹے کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔ پھر قاری سے کہا جائے گا: قرآن مجید پڑھتا جا اور جنت کے بلند و بالا درجات چڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک قاری تلاوت کرتا رہے گا: درجات چڑھتا جائے گا خواہ تیز پڑھے یا آہستہ۔'' (مسند الإمام أحمد:348/5؛ سنن الدارمی:3394؛ وسندهٔ حسنٌ)

6 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

'إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا. وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ'

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورت بقرہ ہے۔ ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔''

(سنن الدارمی:3420؛ وسندهٔ حسنٌ)

7 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی آتی ہے:

"إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ"

''ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورت بقرہ ہے۔ جس گھر میں سورت بقرہ پڑھی جائے۔ شیطان سنتے ہی اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔''

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم:561/1؛ وسندهٔ حسنٌ)

سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت

سورت بقرہ کی فضیلت بطور خاص بھی مسلمہ ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی بعض آیات کو الگ سے فضیلت و مرتبت حاصل ہے، آیت الکرسی بھی اس سورت کا حصہ ہے، اس کی عظمت بھی احادیث میں واضح ہے، ایسے ہی اس سورت کی آخری دو آیات کی شان و عظمت بھی لاثانی ہے۔

1. سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ"

"جس شخص نے رات کو سورت بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں، وہ اس کے لئے کافی ہیں۔"

(صحیح البخاری:4008، صحیح مسلم:807)

کافی ہونے کا مطلب ہے کہ: 1 یہ شیطان کی شرانگیزیوں سے حفاظت دیں گی، 2 ناگہانی مصائب اور آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی، 3 نماز تہجد سے کفایت کریں گی۔

ذرا سوچیے! ہمارے گھرانے خیر و بھلائی سے کس قدر محروم ہیں۔ اتنے بڑے نافع اور مفید عمل سے خالی اور شر سے لبریز ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ اپنے گھر میں یہ سراسر خیر و برکت والا عمل کب شروع کرنے والے ہیں؟

2. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

'بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ، فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: هٰذَا الْبَابُ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ: فَنَزَلَ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُ إِلَّا أُعْطِيْتَهُ'

"ہماری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سیدنا جبریل امین علیہ السلام موجود تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے اپنے اوپر زوردار آواز سنی۔ انہوں نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا: یہ آسمان کا دروازہ ہے جو کھولا گیا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس

میں حاضر ہوا، عرض کیا: آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو دونوں آپ ﷺ کو ہی عطا کیے گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔ وہ سورہ فاتحہ اور سورت بقرہ کی آخری دو آیات ہیں۔ آپ ﷺ ان میں سے کوئی بھی حرف پڑھیں گے، وہ آپ ﷺ کو ضرور عطا کیا جائے گا۔'' (صحیح مسلم:806)

3 سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي'

''تین چیزوں کے ساتھ ہمیں لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ ہمارے لئے پوری روئے زمین کو نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔ مٹی کو ہمارے لئے طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا گیا ہے، عرش کے نچلے خزانے سے مجھے سورت بقرہ کی آخری آیات دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔'' (صحیح مسلم:522)

4 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ أُنْزِلَتْ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ''

''سورت بقرہ کی آخری آیات عرش کے نچلے خزانے سے نازل کی گئی ہیں۔''

(فضائل القرآن للنسائی:48، إسنادہ صحیح)

5 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو تین چیزیں دی گئیں:

'أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا، الْمُقْحِمَاتُ'

''1 پانچ نمازیں دی گئیں۔ 2 سورت بقرہ کی آخری آیات دی گئیں اور 3۔ شرک کے سوا آپ ﷺ کی امت کے لئے تمام گناہوں کی معافی عطا فرمائی گئی۔'' (صحیح مسلم:173)

6 سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ

خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ'

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی۔ اس میں سے دو آیات نازل فرمائیں، جن کے ساتھ سورت بقرہ کا اختتام فرمایا۔ جس بھی مکان میں یہ آیتیں تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔''

(مسند الإمام أحمد 274/4؛ سنن الترمذي 2882؛ وقال: حسنٌ غريب، وسندهٔ صحيحٌ)

7 ابوالاسود ظالم بن عمرو الدولی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

'قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ قِصَّةِ الشَّيْطَانِ حِيْنَ أَخَذْتَهُ قَالَ: جَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدَقَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَجَعَلْتُ التَّمْرَ فِيْ غُرْفَةٍ قَالَ: فَوَجَدْتُ فِيْهِ نُقْصَانًا فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذَا الشَّيْطَانُ يَأْخُذُهُ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيَّ فَجَائَتْ ظُلْمَةٌ عَظِيْمَةٌ فَغَشِيَتِ الْبَابَ ثُمَّ تَصَوَّرَ فِيْ صُوْرَةٍ ثُمَّ تَصَوَّرَ فِيْ صُوْرَةٍ أُخْرٰى فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَشَدَدْتُ إِزَارِيْ عَلَيَّ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَوَثَبْتُ إِلَيْهِ فَضَبَطْتُهُ فَالْتَقَتْ يَدَايَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَالَ: خَلِّ عَنِّيْ فَإِنِّيْ كَبِيْرٌ ذُوْ عِيَالٍ كَثِيْرٍ وَأَنَا مِنْ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَكَانَتْ لَنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةُ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ صَاحِبُكُمْ فَلَمَّا بُعِثَ أُخْرِجْنَا مِنْهَا خَلِّ عَنِّيْ فَلَنْ أَعُوْدَ إِلَيْكَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَنَادٰى مُنَادِيْهِ أَيْنَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ؟ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَعُدْ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ وَأَغْلَقْتُ عَلَيَّ الْبَابَ فَجَاءَ فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَصَنَعْتُ بِهِ كَمَا صَنَعْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى فَقَالَ: خَلِّ عَنِّيْ فَإِنِّيْ لَنْ أَعُوْدَ إِلَيْكَ فَقُلْتُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ أَلَمْ تَقُلْ: إِنَّكَ لَنْ تَعُوْدَ قَالَ: فَإِنِّيْ لَنْ أَعُوْدَ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ فَيَدْخُلَ أَحَدٌ مِّنَّا فِيْ بَيْتِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ'

''میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے وہ قصہ بیان کریں، جب آپ رضی اللہ عنہ نے شیطان کو پکڑ لیا تھا، انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے صدقہ (کی حفاظت) پر متعین کیا۔

کھجوریں کمرے میں پڑی تھیں۔ مجھے محسوس ہوا کہ وہ کم ہو رہی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے۔ ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا، اور دروازہ بند کر دیا، اندھیرا اس قدر شدید تھا، کہ دروازہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا، شیطان نے ایک صورت اختیار کی۔ پھر دوسری صورت اختیار کی، وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھس گیا۔ میں نے لنگوٹا کس لیا، اس نے کھجوریں اٹھانا شروع کر دیں۔ میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا۔ میں نے کہا: ارے اللہ کے دشمن! (تو کیا کر رہا ہے) اس نے کہا: مجھے جانے دو۔ میں بوڑھا ہوں اور کثیر الاولاد ہوں۔ میرا تعلق نصیبین (بستی کا نام) کے جنوں سے ہے۔ تمہارے صاحب (محمد ﷺ) کی بعثت سے پہلے ہم بھی اسی بستی کے رہائشی تھے۔ جب آپ (ﷺ) مبعوث ہوئے، تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔ (خدا کے لئے) مجھے چھوڑ دیں۔ میں دوبارہ کبھی نہیں آؤں گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے آ کر سارا معاملہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی، آپ ﷺ کی طرف سے ایک منادی کرنے والے نے منادی کی کہ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟، میں نے آپ ﷺ کو سارا معاملہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب دوبارہ آئے گا، آپ بھی دوبارہ جائیں۔ میں نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا، شیطان آیا، وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں نے اس کے ساتھ وہی پہلے والا معاملہ کیا، مجھے چھوڑ دو، میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تُو نے آئندہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے کہا: میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تم میں سے سورت بقرہ کی آخری آیات نہیں پڑھے گا تو اسی رات ہم میں سے کوئی اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔"

(الهواتف لإبن أبي الدنيا:175، المعجم الكبير للطبراني 162،161/20؛ وسندهٗ حسنٌ)

8 سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"إِنَّهُ كَانَ لَهُمْ جرِينٌ فِيهِ تَمرٌ، وَكَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهُ فَيَجِدُهُ يَنْقُصُ، فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: مَا أَنْتَ، جِنٌّ أَمْ إِنْسٌ؟ فَقَالَ: جِنٌّ، فَقُلْتُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ، فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَشَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ: هٰكَذَا خُلِقَ الْجِنُّ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ أَنَّهُ مَا فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنِّي، فَقُلْتُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا

صَنَعْتَ؟قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجُلٌ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُصِيبَ مِنْ طَعَامِكَ، قُلْتُ: فَمَا الَّذِي يَحْرِزُنَا مِنْكُمْ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ الْآيَةُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: فَتَرَكْتُهُ، وَغَدَا أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ الْخَبِيثُ"

"کھجوروں کے ایک گودام پر وہ نگران مقرر تھے، انہیں محسوس رہا تھا کہ اس میں کمی واقع ہو رہی ہے، چناں چہ ایک رات وہ نگرانی کر رہے تھے اچانک ایک جانور نوجوان لڑکے کی شکل میں انہیں نظر آیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، میں نے پوچھا: تم جن ہو یا انسان؟ اس نے جواب دیا: جن۔ میں نے کہا: اپنا ہاتھ پکڑاؤ، مجھے ایسے لگا کہ اس کے ہاتھ اور بال کتے کی مثل تھے، میں نے خیال کیا کہ جنوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی پیدا کیا ہے، اس نے کہا: جنوں کو پتہ ہے کہ مجھ سے زیادہ طاقت ور کوئی نہیں۔ میں نے کہا: تم یہ کام کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ لوگ صدقہ کرنا پسند کرتے ہیں، میں نے چاہا کہ آپ کا کھانا میں بھی کھا لوں، میں نے کہا: تم سے ہمارا بچاؤ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا: آیۃ الکرسی سے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ماجرا سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: خبیث نے سچ بولا ہے۔" (صحیح ابن حبان: 784، وسندہٗ حسنٌ)

بہت سارے گھروں میں خون کے چھینٹے، گوشت کے لوتھڑے، کپڑوں کا کترا جانا، مختلف آوازیں سنائی دینا، بدبو محسوس کرنا، لائٹ کا آن آف ہونا، آگ لگ جانا، چیزوں کا غائب ہو جانا اور اس طرح کے دیگر واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب شیاطین جنات کی چالیں ہیں۔ گھروں میں ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید، سورت بقرہ کی آخری دو آیات اور آیۃ الکرسی نہ پڑھنے کے نقصانات ہیں۔ جن لوگوں کو ایسی پریشانیوں کا سامنا ہے وہ جادوگروں، شعبدہ بازوں اور شرکیہ جھاڑ پھونک کرنے والوں کی طرف رخ کرتے ہیں مگر یہ انسان نما بھیڑیے ضعیف الایمان اور ضعیف الاعتقاد انسانوں کو ورغلا کر ان سے شرکیہ اور کفریہ اقوال و افعال کرواتے ہیں۔ جس سے ان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مال و عزت کی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یوں شیطان ہمیشہ کیلئے ان کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو پھر کبھی ان پریشانیوں سے چھٹکارا نہیں ملتا، شیطان جن ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ایسی صورت میں بجائے بدعقیدہ لٹیروں کے پاس جانے کے، ان پریشانیوں سے نجات کا واحد حل مسنون ذکر الٰہی ہے۔ نیز گھر میں بسم اللہ پڑھ کر داخل ہوں۔